

تمام حقوق محفوظ ہیں

دیباچہ کمالیہ کے سلسلہ میں ہے

(نمبر ۱)



ذیل کے ناموں کے حوالہ سے رجوع فرمائیے

۱۹۴۷ء

میں

۱۹۴۷ء



مصر

پہلا باب

جغرافیائی حالت

مصر افریقہ کے شمال مغربی کونوں میں بحیرہ ریدین سے لے کر آبنائے سuez تک پھیلا ہوا ہے۔ دریائے نیل سرخ میں مشرقی جانب موجود ہیں مارتا ہے۔ اور مغربی حد بندی ریگستان لیبیا سے لے کر پوری کریمیا ہے۔ ایک جانب خلیج السويس سے لے کر صیقلان آکر اس کو ایشیا سے بھی ملتی کر دیا ہے۔ ملک بالکل ریگستانی اور ناگوار ہے۔ جہاں پانی بہت کم ہوتا ہے مزارعہ عقبہ بالکل بے آب و سبزی ہے۔ اور ریگستانی خرابی کا تجربہ کیا جا سکے تو ملک بے یار و مدد ہے۔ افراط میں مصر میں لکڑی، مزارعہ اور برابریہ اور ریگستانی حصہ کے غلط ہے۔

اہل زبان اس کو "جیٹ" کہتے ہیں۔ اب تک کچھ سے باہر ہے۔ اور جیٹ کے علاقے سے "جیٹ" کہتے تھے۔ جس میں زمین رومہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

نقشہ مصر



آب و ہوا اور مری آب و ہوا کی بڑی خصوصیت ملک کے کثیر حصہ
 اس کا سونا ہے اور اس کے پانی حقد کے چند مقامات میں لوگوں
 کے پانی نہیں بہتے۔ اور کچھ تو یہ ہیں کہ جہاں جہاں مری کے
 ساتھ بائیں بھی جگہ ہوتی ہے۔ مگر اب بھی دنیا کے پانی سے آب
 و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان میں سے بہت سے جہاں کثیر ہوتی ہیں
 ہے۔ اور ان میں سے ایک جگہ ہے جہاں کو پانی کے ساتھ مری
 پیدا کو دیتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک کچھ جگہ پر ان کے
 ساتھ ہے۔ اور ان کے ساتھ ہے۔ اور ان کے ساتھ ہے۔

کوئی بارود پکڑاؤ۔ یہ ہے عمدہ کام جس سے ایک اور خصوصیت پیدا
 ہوتی ہے۔ بین دیں کہ وہ کچھ جانتی رہتی ہے۔
 درخت و دھات میں سولہ گھوڑے کے اور کسی قسم کا سخت
 نہیں۔ قدیم ایام میں عمارتیں لکڑی سے بنی ہوتی تھیں۔ لیکن آج کل
 ایسا بے گنجائش کی سطح پر ضرورت کو چھوڑ کر رہیں۔ خود۔ ایک
 انا۔ اللہ نام کی بکثرت ہوتے ہیں۔ ہوں باجیہ۔ اور چراغ علی کی
 خاص چیزیں ہیں۔ دینی بہت اچھا ہے۔ دینی بہت اچھی ہے۔
 کاشدہ سے پہلے کے لوگوں کو سولہ آہنی ہے۔ نیل حد تک
 کی کاشت بھی دینی ہے۔ یہ ہے کہ وہ ایک نیا نیا ہے۔
 آہستہ آہستہ دہشتہ ہونے لگی ہے۔

دوسرا باب

مصر قدیم

مصر کے قدیم باشندے شمالی و مشرقی افریقہ کی۔
 کی تھی۔ ان کی زبان ابتدائی عبرانی سے ملتی جلتی تھی۔
 عجمی زبانوں کے بعد تھی۔ ان کے بعد تھی۔ ان کے بعد تھی۔
 حالانکہ پر قائم رہی۔
 یہ لوگ قدیم جہیم جہیم تھے۔ ان کے بعد تھی۔ ان کے بعد تھی۔
 ہونا تھا۔ ان کے بعد تھی۔ ان کے بعد تھی۔ ان کے بعد تھی۔
 عجیب خصوصیت تھی کہ مراد کا قانون فرما کر کسی کو نہ دیا
 اور چھوڑ دیا تھا۔ لیکن یہ کچھ عجیب کی بات ہے۔

ہوئے تھے۔ ابتداً ملک بالکل وحشی تھے۔ یہ کہ جنتا سرحد کے ساتھ
 کوئی کرتے تھے۔ ان کے لئے کے ایک کھیت جی شے کے تھوڑے بڑوں کی
 خدمت میں تھے۔ وہ کچی مینٹوں کے بھی۔ جن میں سو سے ایک چھوٹی
 کھیتی اور بڑا بڑا سے علاقہ کے اور پھر نہ تو تھا۔ امرات کے مکان
 البتہ آتے تھے۔ ان کے لئے کچھ کے ساتھ تھے۔ وہ دیوانہ پور ملک
 شیر لٹکانا تھا۔

ان جملہ کاشتکاروں کی شے کے چند برتن۔ گھاس کی ایک
 دو چھائیں۔ ایک چکی اور کدالی کا۔ فرنیچر غیرہ بھی۔
 وہ اس تقریباً بالکل برسرِ وقت تھے۔ البتہ امر چیتے کو لھال کو لباس
 کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ جن کو دنیا وقت گزرتے اس طرح لٹھا
 لیتے تھے۔ کہ وہم پیروں تک بنتی۔ سی تھی۔ پیروں کی حفاظت سے
 لئے کڑی کے جوئے استعمال کرتے تھے۔ اور بعض وقت کچی سال
 اس کام میں لاتے تھے۔

یہ وہ مانتے تھے۔ کفن۔ فوار۔ تندر وغیرہ ان کے خاص اسلحہ
 تھے۔ گویا طور معاشرت اور اسلحہ کے لحاظ سے وہ لوگ وسط پند کے
 دیوانوں کے خوش بدوش تھے۔

موسیقی میں البتہ بہت شگوارہ تھے۔ نون میں پہلوئی کی
 نہ مل تھی اور وہ۔ یونگ بڑا میر سے بھی عمدہ لہو پر آتے تھے۔
 میں پر خوش کے وقت میں کوئی آگ بڑے جوش کے ساتھ گائے جاتے
 تھے۔ وہ بھی کچھ مقبول پر گنا۔ پائے جاتے ہیں۔

تیسرا باب

طرزِ تحریر۔ بہت عمدہ۔ تصویر کی تحریر جس کو انگریزی میں

کہ جس میں ایک ہوتی تھی جس پر بنو بنا ہوا تھا اور کاغذ پر اس کی شکل دیرینہ کی
 میں نے خود دیکھا کہ کے متعلق کچھ کہنا ہے تو میں یہاں دیکھتا ہوں کہ کی تصویر میں
 دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک تصویر تھی جس کے اظہار کے لئے ایک تصویر
 کی تصویر میں وہاں کی بنائی ہوئی تھی یا کسی مرد کی تاجی تصویر
 کے اس کا اظہار کیا گیا تھا اور اس کی تصویر میں وہاں کے
 بنائی ہوئی تھی اور نقل و حرکت میں انکوں کی تصویر سے ظاہر کی بنائی

اس کا قدیم تصویر طرز تحریر



تصویر تحریر کی ایک قسم تھی جس سے تصویر سے بجائے چوڑے
 آواز ظاہر ہوتی تھی جس کے نام کا براہِ حرف اسی تحریر کی تصویر
 سے ظاہر ہوا تھا اور اس سے شروع ہوا تھا

اگرچہ تاریخ کی نگاہ سے اس کی جگہ استعمال کریں۔ تو اس کا مقصد ہی آسانی
 حرف میں سمجھ ہو گا۔ یعنی اگر قدیم زبان میں خطاب کا پہلا حرف ہمیں پہلا
 کو خطاب ہی کی تعداد سے ہمیشہ میں کا اختصار ہو گا۔

ابتداءً انصاف یہ ہے کہ میں ۹۴ حرف لکھنے سے پہلے اس پر اتنی ہی آسانی
 کی تعداد پر سے بہت تھا۔ مگر بعد میں تو اسے شاید اس میں سے کچھ
 لئے۔ غرض دونوں طریق میں متروک سو کے قریب حرف تھے۔ جو ہندی
 یا پھر برتیش لئے گئے تھے۔ اور کاغذ پر لکھے جاتے تھے۔ لکھنے کے
 لئے کتاب کا قلم ہی مصریوں کی ایجاد ہے۔ جو آج تک دیسی زبانوں
 میں ملے گا۔ اور سرخ۔ سبز۔ سیاہ روشنائی بھی۔ بادشاہوں کے احکام
 کے گرد اکثر بیضاوی حلقے بنا دیئے جاتے تھے۔

مقدس تحریر۔ مذکورہ بالا طریق کی یہ رواں تحریر تھی جس میں پہلی
 تصویر بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور یہ حرف مذہبی۔ تجارتی اور سیاسی
 کا حد تک محدود تھے۔

عوام کا طرز تحریر اس سے بھی آسان اور سہل تر تھا۔ جس میں
 حرف کی اتنی شکل بنانے کی بھی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ روزمرہ کے کام
 میں بھی طریق مستعمل تھا۔ جس کا رواج حضرت مسیح سے چھ سو سال
 پہلے جاری ہوا اور مسیح سے تین صدی بعد تک جاری رہا۔
 لیکن تیسری صدی مسیحی کے عیسائیوں نے اس کو کاغذ
 کر کے یونانی ابجد کو رواج دیا۔

پہلا باب

مذہب

ہندوؤں کے سوا اس کتاب کی دیگر اقوام کی طرف سے لکھی گئی

معدن میں بھی غنیمتیں ہیں۔ مسیحا کی دولت میں اس کی آئی اور۔
 محض اس شوق پر تھی۔ کہ ہزار ہا سال کے بعد صبح پھر روز مسیحا اپنے
 عظیم قالب میں داخل کر آتی ہے۔ جس سے یہ ضرور ہے کہ تمام مخلوق
 کے ساتھ اس کے آگے نہ تاکہ وقت پر روح کو سنبھالنا نہ دے۔ لاش کا
 ہیٹ چاک کر کے اس میں وہ موند نکال دیتے تھے۔ جس کا منظر نگار کے
 لاشتہ ہا سر نکال دیتے تھے۔ تو میں سب بلیڈ شا لاش میں دھڑک
 رہے تھے بعد اس میں مصلحہ پھر کر رکھ دیتے تھے۔ جن پر مخالفین
 لاکھ آتی تھی۔ اور اس وجہ سے وہ مائی کے لئے نہ تھے بلکہ ان میں سے
 ہو جاتا تھا۔ اس لئے کہ لاشیں خوب اچھی طرح مصلحہ پھر کر ایک خاص
 آگ میں تھیں۔ اور وہ ایک جگہ اتر جاتیں۔ لاشیں۔ جب



کے بعد دھوکہ سخی لپٹا اگوندہ
 سے جہاں کر دیتے تھے۔
 لیکن مندور میں جیلدار
 ساتھ ساتھ دسے تھے۔ اور اس
 حالت میں ناش کو دای پتے تھے
 مریں لاشیں ملنے میں
 کر کے نیکیں پانی میں دھو
 کر خشک کر لی جاتی تھیں۔ مگر
 بعض کو یہ بھی نصیب نہ ہوا تھا
 اور وہ صرف دیت میں خشک
 کر کے پر لٹا کرتے تھے۔
 لاشوں کے یہ حقد
 اکثر بہانوں سکڑوں میں رہتے
 تھے۔ اور دسے تھے۔
 اور ان کے لیے لکھتے تھے۔

10

لکھا جاتے تھے۔ مسٹر میں لاشیں ہیں۔ ماحول و سنے کا طریق حضرت
 مروجہ جادو ہر سال پہلے جاسا۔ واحد اور ناقص صدقہ شریک
 جانتی رہا۔

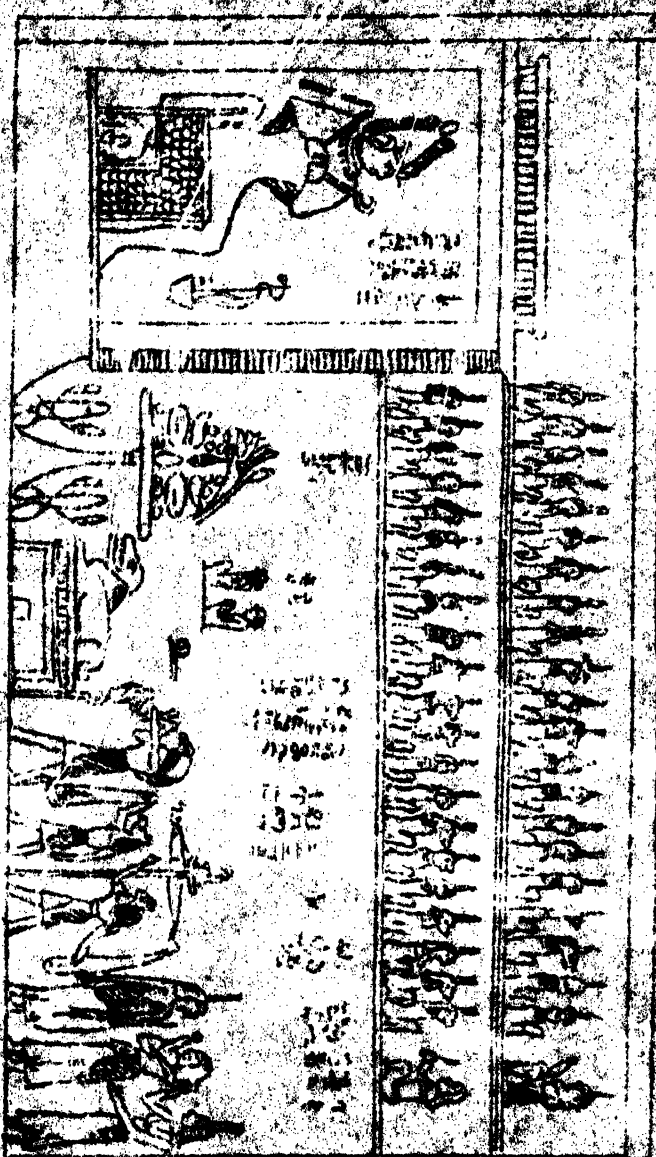
ان مسٹر کو ہی یعنی انہوں کا ترقی یافتہ زمانے نے عجوبہ متوا
 کیا ہے۔ کئی سو سال پہلے یہ کئی قہر کہ، مراض کی نہایت مفید و ثابت
 ہو چکی ہیں۔ اور تیسریں بہترین قسم کی رکھاؤ بنانے کے کام آتی ہیں۔

چھٹا باب

مردہ کا حشر

مردوں کے حالات کے متعلق یہی تصویریں تحریر ہیں جو ابھی آ کر
 کی ایک پرانی کتاب کا اداں میں ملاحظہ کیا گیا ہے۔ جس کا اقتباس
 نیل میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔
 مرے کے لئے روح ایک مقام پر جا، کا نام مسری اور علاج
 میں مہنتی ہے۔ یہاں جاتی ہے۔ جہاں اسکے انور و افسانہ کے عذابی فرشتوں
 کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جو ستارہ کی مانند اس میں مفر دینے کے لئے وہاں مقرر
 ہوتے ہیں۔ آخر کار ان کی عبادت اور ایک روپی اگر فرشتوں کے پنجم
 عذاب سے۔ ان کو خلاصی دلاتی ہیں۔ پھر روح کو "آئیں" کے
 صبر میں ہار پائی ہوتی ہے۔ جہاں وہم گھوں کا سامنا ہوتا ہے۔ جہاں
 وہیں سے بعض تو افسار شکنہ دیکھتے ہیں۔ اور بعض کا اور کا
 جسم گھٹا لڑکا ہوتا ہے۔ بعض کا شیر کا۔ اور بعض کا بندہ کا۔ ان
 کے وہرہ زش کواری۔ کہ انہی کے فقرات انواع و اقسام کے ساتھ
 رہتی ہے۔ کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی کے ساتھ یہ نہیں کیا

ہر شخص کے حکم سے سزا نہیں دی۔ شہر بن گانہ کی بنا پر غلام نہیں بنایا گیا۔
 وہ اپنے افسر کی خواہشوں کی غرض سے خلاف عقیدہ کوئی کام نہیں کرتا۔
 میں نے کوئی غلام نہیں کیا ہے۔ نہ ان و عیال کی کفالت، نہ سزا سنانا۔
 کسی نہ تم کا قریب مجھ سے نہیں ہوا۔ اور نہ میں نے اوزن و پیمانوں کو
 تم واپس کیا ہے۔ نہ تم پر ہی میری دستوں کو بڑا دی۔ میں اپنی سزا
 پر شائبہ غور تھا۔ اور نہ پشیمان تھا۔ نہ توبہ کی بات تھی۔ نہ
 محاطات و امور میں ملنے دیکھنا کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ واپس نہ تھا۔ نہ
 ان تصویریں ہیں۔ ان میں وہ عیال کی تصویر مردہ آدمی کی ہے۔ اور
 دونوں جانب دو مردوں کی۔ جن کے سروں پر تتر بتر کے برقعہ
 کا اظہار کر کے ہیں۔ ایک صورت مردہ جسم کی دوسرے سے ٹھنڈا سا
 گلتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں عداوت کا صلیب حکومت اور تتر بتر کی
 دلالت کرتے ہیں۔ گویا کے مرکز میں انصاف کی تتر بتر ہے۔ جس سے
 ایک پہلے میں مرد کے کا دل نکھڑتا ہے۔ اور دوسرے کے دل میں
 اعمال سے تھکاؤ، دیر تا کا اندر کی شکل کا نور و روح مانی کے سنہ
 پر بیٹھا ہے۔ وہ اس میں، کا بار کے سر والا لڑکا وہ چورس، اور وہ
 دل والے پہلے کو بہت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ ان پر بھی
 جھانپ رہے ہیں۔ دوسرے پہلے کے پاس لٹے کے سر والا اور ایسا
 اکھڑا ہے۔ جو وہ ان کے نتیجہ سے تھکا کر مہلک کر رہا ہے۔ وہ اس
 کے ساتھ شفیق اور پندل کے حکم کا لڑکا کی فریاد سے کھڑا ہے۔
 تصویر کے بالوں کے سر سے بدستور کے اندر تخت پر آجیوں
 حجاج پتے بیٹھا ہے۔ جس پر تتر بتر کے دو پہلے ہیں۔ یہاں
 کا لڑکا ہے۔ اور بکر کے کتے دو مہربان ہیں۔ سرور کے اندر کے
 ساتھ ہی چوٹی پر کچھ کی ڈال، کچھ سے خجک کا سناٹا ہے۔ یہاں
 میں نے اپنے کے ساتھ کچھ کی تیار پر کھول کے پہلے کے پہلے ہیں
 یہ غالب کے زمانہ کا پہلی پاؤ اور ان کا ہوتا ہے۔ یہی پہلی ہے



چھریاں جو فتنہ ساز تھیں ان کے لیے بچے اور گھوڑے کے ساتھ جسم کا
 بیٹھا ہوا ہے۔ چھریاں کے متعلق یہ اعمال کی سزا کا نام ہے۔
 نیکیوں کے بدلے آسمان کے دیوتا سے دل خوش کن حکم صادر
 ہوتا ہے۔ اور دیوتوں کے لیے رنجیدہ ہونے والے دنیا میں بڑے دیوتا
 والدین۔ آقا۔ مالک۔ بادشاہ یا رعایا وغیرہ کے ساتھ ہونے کے ساتھ
 خصلت انجام دیتے ہیں۔ وہی امتحان ہیں۔ اور ان کے اثرات ہیں۔ اور انہی
 کو جنت میں لے جاتا ہے۔ جہاں خوشی کے دیوتا انھیں کے روبرو
 عیش سے لے کر کرتے ہیں۔ جو ہوشیار کو حکم دیتا ہے۔
 اور اسے دیکھ کر کہہ دیتا ہے۔ اور ان کے ساتھ جاتے ہوئے خوشی میں
 کرو۔ اور دیوتا ہر پاک بھینٹ چڑھاؤ۔ جنت میں دیکھ کر ان کو زندگی کے
 تالاب میں جہاں کے مکانات کے پاس رہتا ہے۔ نہانے کا موقع ملتا
 ہے۔ اور ان کے اوپر لکھا ہوتا ہے۔ دیوتا کی ان پر عزت ہے۔
 ان کو عیش و نشاط کے ساتھ کو مرحمت ہوئے ہیں۔ ان کے اجسام خیر
 میں تمام گئے۔ اور یہ خیر۔ دیوتا کے روبرو عیش و آرام
 میں زندگی بسر کریں گے۔

ساتواں باب تاریخ اور تذکرہ

تذکرہ ہر وہ ہے جو دنیا کی تعلیم میں قوم ہونے کا دعوے کرتا ہو۔
 اپنی پیدائش کے متعلق کسی محبوب اور نام میں پڑے ہوئے ہوتے۔ کسی
 کا خیال تھا۔ کہ خود اپنے لیے ہوتے ہوئے کسی قسم بنایا۔ اور کسی

[illegible]

تک ایک لاکھ مروجہ زمانہ کام کرتے رہے۔ اس کے بھائی مسٹر
نے حیرا کا دو سڑا سٹون اپنی قبر کے لئے تمبیہ کیا۔ اور مہادیپس
نے تیسرا سٹون۔

گیا۔ یوں سے بیس ہشتا تا شاہان و پرنسز کی حکومت
رہی جو میض کے خلیفہ میں تین سو میل کے فاصلہ پر کسی زمانہ میں
ایک بڑا فساد اور باروں شہر تھا۔ لیکن عہد تھیبز دو مختلف حصوں
پر تقسیم ہو گیا۔ کوئٹا کی حکومت کے تھورس ہی اسے
بازار حملہ آور ہو کر زمینیں غارت پر قابض ہو گئی۔ اندیشہ کو پایہ
نخت تراز دیکھ کر تھورس نے وہاں حکمرانی رہی۔ مگر بالائی دور کے
مہادیپ خانان نے اس کو پسپا کر کے دوبارہ اپنی سلطنت قائم
کی۔ اور اسی زمانہ میں یا اس سے پہلے کنڈل سے قوہ مسرت
جی مسر میں آنا شروع ہوئی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
پسپا ہو کر واپس ہونا پڑا۔

شاہان تھیبز کے عہد میں مصر کی سلطنت کو بہت وسعت ہو
گئی۔ اور فاتح ملکوں میں اس کا شمار ہونے لگا تھا جس کا
مرج سے چودہ سال قبل اس خاندان میں بڑا سربراہ اور
خاص طور پر ممتاز شخص گذرا ہے۔ شام اسی کے وقت میں فتح
ہوا۔ اور بابل سے بھی خراج لیا گیا۔ تھورس دنوں پہلے اس کی
لاش نکالی گئی تھی۔ جس کی عجلت کے ساتھ تدفین کی گئی۔ مگر
صرف گردن تک کی۔ باقی لاش جوا لٹے ہی خاک ہو گئی۔
مشفق کے لئے لاش کے گرد پھول لگی تھے جنہوں نے
کی رنگت بالکل تازے پھولوں کی سی تھی۔

دہلیشیر، ثانی اس خاندان کا دوسرا جنیل اللہ۔ اس کا
تھا۔ اس کی حکومت مشرقی یورپ تک پھیلی ہوئی تھی۔
پھر اس کے حملہ سے مشرق میں تھا۔ مہادیپ، مصری سلطنت

میں اسی کے عہد میں شامل ہوا تھا۔ اور دیارے سدخ کے قریب کے
 جزایر ہیں۔ اس کے متعلق لوگوں کا بیان ہے کہ بڑا مدفع اور مشکہ
 شخص تھا۔ یہاں تک کہ مشن بادشاہوں سے اس نے اپنا حق
 منخوا۔ خدا کو اس کا یہ غور بڑا معلوم ہوا۔ اور ہم سال کی
 اس کے بعد انکھنوں سے معذور ہو گیا۔ جس تکلیف سے نہایت
 سادہ کرنے کے لئے اس نے خود کشی کر لی۔



ان خاندان کے بعد اکیسویں سے تیسویں پشت تک دستیابی
 خاندان کی حکومت رہی۔ مگر ایرانی حملہ آوروں نے اس کو بھی تھین
 حکومت کی طرح دو حصوں پر تقسیم کر دیا۔ کیونکہ ان میں خاندان
 میں بہت بڑا زراعت کر رہا ہے۔ جس سے وقت میں علماء نے افریقہ
 اور یافت کیا۔ حضرت مسیح سے ۵۷۵ سال قبل مسیح شاہ الملک
 نے مصر پر حملہ کیا۔ اور شہر دہ بوسیم کی فتح کے وقت تو کچھ
 آگے گئے۔ اور اہل مصر کو رکھا۔ جن کے قتل سے اہل مصر بڑے
 قہر میں پڑے۔ اور یوں کیمبیسس نے با اسی قسم کی مزاحمت
 کے آسانی کے ساتھ شہر پر قبضہ کر لیا۔

حضرت عیسیٰ سے ۲۳۲ سال پہلے تک مصر ایرانی قبضہ
 میں رہا۔ مگر اسی سال سکندر اعظم نے اس کو ایران سے علیحدہ
 کر لیا۔ اور اسکندریہ کو آباد کیا۔ جس کے نزدیک بعد سلطنت
 اس کے جنرل کے ہاتھ آئی۔ اور یونانی سرکار۔ تبیل قرار دی
 گئی۔ حضرت عیسیٰ سے ۲۳۶ سال پہلے دلفاؤلفن، سلیم نے اسلٹن
 کے مشہور کتب خانہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس وقت علم و فن کی
 کتب بڑے کثرت کے ساتھ تھیں۔ مشہور کلیہ میڈیٹر مصر کی بڑی
 اور اہم اور آخری قیصر کے نام سے۔ مسیح سے ۱۸ سال پہلے
 جب تک وہ اٹلی کے بادشاہ مصر سلطنت روما کا صوبہ ہو گیا۔ اور
 پٹراسے خود کشی کر لی۔ اسلٹن نے اس عرب نے مصر پر حملہ کر کے
 اس کو خلیفہ ثانی کی سلطنت سے ملحق کر دیا۔

آٹھواں باب

مصر پر

مسلمہ سے مصر اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ اور عرب
 گورنروں کی حکومت میں آ گیا۔ جو انیس سو اسی پر خود مختار بھی ہو
 گئے۔ باجوبی صدی کے اختتام پر سلطان صلاح الدین نے
 اپنا قبضہ کیا۔ قاہرہ کی بنیاد رکھی اور شہر پناہ تعمیر شروع کی
 اس خاندان کے آخری فرمانرواؤں نے ملوک کی غلامی کو باطل کر کے
 مصر کے سلطانوں میں آئندہ آزادی کے فکرات پھیلانے شروع کیے۔
 خود راہ ہو کر اپنی غلامی سلطنت قائم کی۔ عائیشہ - ماجد و محمود
 نے یہ سب کام عربی مسلم اس کی قیادت افزائی کی۔ سلطانہ میں مسلم
 اس سلطان نے اس غلامی خاندان کا خاتمہ کر کے اپنی دولت
 قائم کی۔ سلطانہ میں فرانسیسی کا مشہور جنرل لین بونا پارٹ
 نے یہ کام کیا۔ اور وہ اس کے بعد پر قبضہ کر کے ہندوستان
 کی طرف بڑھا۔ مگر گورنر جنرل نے مقام ابھر پر شکست
 دے کر اس کے ہندوستان آنے کا ارادہ بدست کر دیا۔ اور وہ
 اس کی غیبت میں سرانف اب کراچی نے اس کے یہاں اس کی
 راج کو منتشر کر دیا۔ عرض مسلمہ میں پھر یہ سب کی جھنڈا
 لہانے لگا۔

مسلمہ میں ابالی سے محمد علی کو مصر کا پاشا مقرر کیا
 گیا۔ یہ آدمی بڑا جڑی اور علی حوصلہ تھا۔ اس سے پہلے سے
 سب گورنروں، ملوکوں سے ڈرتے تھے۔ مگر اب ایک عجیب حالت

علی سے ان کا قتل و قمع کر دیا۔
 ایک دن قباہرہ میں ان عارکیوں کو اس نے ایک محلہ
 کے مشورہ کے بہانے طلب کیا۔ یہ لوگ پلوں کے طور پر مسلح ہو کر
 ذریعہ ہوشاکوں میں گھوڑوں پر سوار واقع آئے۔ محمد علی سے
 بہت تپاک سے ملا۔ اندر بڑی خاطر سے پیش کیا۔ اور اگر سبکی پاؤں
 کے بعد سب کو شہر پناہ کے اندر پریڈ کے بہانہ لئے گیا۔ اور پناہ
 بند کر کے ہر طرف سے بندہ توں کی بارٹھ چلا دی۔ یہ بھی بڑے
 جبری انداز کے سخت جان تھے۔ انہوں نے بھی تار سے جواب
 دینا شروع کیا۔ مگر کہاں تک۔ آخر بہادری کا ثبوت دیتے
 ہوئے برہی عدم ہو گئے۔ مگر ایک خلعتی شہر شاہ کی دیوار پر
 سے گھڑا سہندا کر نکل بھاگا۔ اور ایک مسجد میں جا کر پناہ
 کریں ہوا۔

محمد علی کے عہد کا خاص واقعہ اس کے زمانہ ابراہیم کا
 شہنشاہ میں شام پر حملہ آور ہونے کا ہے۔ جس نے "کبر" اور
 وشتی پر قبضہ کرنے کے بعد ترکی فوج کو دلیپور میں نوکستہ فاش
 دی۔ اور کوئٹا میں ترکی جنرل کو گرفتار کر لیا۔ قسطنطنیہ میں
 یہ منبرل تھا۔ ترکی فوج کی کمک کو یہاں آتے ہوئے عرصہ ملا
 تھا۔ مگر ایسا موقع ہی نہ آنے ملا۔ اور دوس نے بچ میں پڑ کر
 صلح کرا دی جس سے محمد علی کی خود بخاری ترکی حکومت نے
 قبول کر لی۔ مگر ملان خراج مقرر کر لیا۔ اور شام بھی اسی کو
 دیا۔ لیکن شہنشاہ میں شام کی عیسائی آبادی پر تشدد کے باعث
 برطانیہ نے پھر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔
 شہنشاہ میں محمد علی بوجہ پیرانہ سالانہ سلطنت سے دست بردار
 ہوا۔ اور اس کی جگہ اس کا لڑکا ابراہیم تخت نشین ہوا۔ مگر دو
 مہینہ بعد اپنے اسفل کر سینہ میں لڑ پٹھان کی طرح دبائے ہوئے

دینا تھا ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ اس صدمہ سے محمد
دوسرے سال زندہ نہ رہ سکا۔

محمد علی نے گورنمنٹ کے اعلیٰ اہل قائم کے ساتھ
تو بہت ترقی دی۔ اور ایک سطر بھی قائم کیا۔ گورنمنٹ
تھے کہ وقت المساجد کے عید مل گیا۔ انوار کے اقسام کے جو
کے اور علی کی کثیر تعداد کی نسبت پر عبور لگائی۔

اسلام کے بارے میں اس کا بہت افسانہ نعت پر قرار کیا
سے جو عیش اور سکون پر مشتمل کوئی دوسرا کام نہ کر سکتے
ہیں اس کی سوت سے محمد علی کہہ چکے ہوں گے مسجد باغ
بائستہ صاف کیا۔ اور نئے بارے میں اس پر کام لیا۔

جانتیں ہوا۔ اور شہر میں صرف زر تیر سے اس سے
پانچویں سے اپنی سلطنت کو آزاد کر کے باہلی سے غلبہ
اور علی کو جس کے دھڑکی مٹنی سامانی دروازہ سے آگے
تیب کے بعد تخت پر بٹھ کر اس کی بھی اسی نے قائم

اسلام کے فوجی مدارس۔ لیکن انہوں نے غیر کا خاص انتظام
سیخوں میں جو صحیحان لکھی گئے اس کے کڑے پر گئے کر
ان سب کے لئے فاضل نے سب دیا کرنا ان کے

اس کے پہلا کر کے کی ضرورت سے طرح طرح کے حاصل
تھے تھے۔ جب ان سے مطلب نہ کر سکیں تو
کی نسبت پہنچ۔ یہاں تک کہ سرکار کا فرض مل گیا
تک پہنچا۔ جس کے سود تک کی ادائیگی کے لئے پڑا

یہ کہ محمد علی نے ان کے سر کے متوجہ ہوا یہ ہے تھی
سے کہ اسلام کے پہلا کر کے اسلام اپنے باغوں پر
میں اس کا اوج توفیق پاشا جدید قرار دیا گیا۔



(توفیق پاشا)

عشق میں سری پاشا نے ولایت بن بھلی اور فوج بھری
 اٹھارہ ہزار سپاہ کی لڑائی چاہی۔ جسکو خدیو نے شاندار کیلئے
 حب الوطنی کے جوش سے اس ملازم خدیو جنگ کو یوں پھینک دیا
 سے جو قریب ڈیرہ پور سے طور پر سلطنت میں پھیلے ہوئے جاتے
 تھے۔ سختی سے تنفر کر کے جا بھاڑے گئے۔ - انگریزی اور فرانسیسی
 جہاز بلوچیوں کی سرکونی کو پہنچے۔ جس کے عوض ان کو شہر میں
 بہتر سے بلوچوں کی تنخواہ کی لکھا اتر گئے۔

مروج

دکالہ

ف

یہ

تیس

نہیں

لی

لشکر

لیا

میں

مخبر

جس

مالی

ماہ

اس عرصہ میں عراقی پاشا نے قلعہ وغیرہ کا
کیا جس کی نگریزی امیر البحر کی طرف سے مخالفت ہو
نہ ہوئی۔ اور یہ دیکھ ہی سرگرمی سے اپنا کام
مرا۔ اس کا نتیجہ اس کے لئے اچھا نہ ہو۔ یہاں
میں امریکی سپاہ نے اس کو ہسٹا کر دیا۔ اور اس
کے بعد عراقی پاشا کو یہ اطلاع سنائی گئی۔ وہ
دو گیا۔ مگر سلطانہ میں اس کو اپنے وطن واپس
اجازت ہی گئی۔ سلطانہ میں وہیں پاشا کی سربراہی
اور فرائض نہ اپنی ایک ایک کسر وار نہیں۔ اور
جو کو اس وقت اس میں دخل تھا۔ تب تک
اس کے عراقی پاشا کے باوجود اس میں کوئی
خلافہ نہیں تھا۔ اور اس کا ایک امریکی مشیر
اس کے پاس تھا۔ ایک ایک پالیسی اس کے
مشیر کو مجلس دہلی میں شرکت کا حق حاصل ہے۔
اس میں نہیں ہے۔

لشکر و میں توفیق پاشا نے شہر کی
کے جلسہ و اس کے عہدے علی پاشا انجمنہ سال
میں
میں
میں

میں



عربی پاشا



عزیز خان پاشا سوچو در پوروسہ

لوہاں باپ

سورہز زیادہ تر آدمی کا ہتھیاروں کی ہے۔ وہ یہ لوگ گونا گئے نہیں
ہیں۔ لیکن تو یہ اندازہ تو ہے۔ اور ہر طرح کی خدمت، بدداشت کر سکتے ہیں
چہرہ بے ضابطہ ہوتا ہے۔ اور رنگ باغی۔ انہیں بیاہ ہوتی ہیں۔

روشنی کی تیزی کے باعث عموماً نصف بند رہتی ہیں۔ چغہ۔ پاجامہ اور
کرتہ لباس کی عام چیزیں ہیں۔ سر پر ٹوپی نہ پہنتی۔ سپر ایک پیچ سرخ
کپڑے کا پٹیا ہوتا ہے۔

محبتیں برقعہ پوش رہتی ہیں۔ مگر بازار وغیرہ ہر جگہ آزادی
سے جاتی ہیں۔ برقعہ سے تمام جسم ڈھنکا رہتا ہے۔ سرف دونوں اکلیں
کھلی رہتی ہیں۔ ہندوستان کی سی بیچ رسم نہیں ہے۔ کہ چار دیواری
کے اندر بند کر دی جائیں۔ اور شریعت میں بھی یہ ہے۔ نہ یہ کہ بیماری
معدوں کو عمر بھر کے لئے قید رکھا جائے۔

مصری کاشتکاروں کی بار بار فانی پیاز۔ اور اہم نباتات پر
ہے۔ اور میوؤں میں خر کا زیادہ رواج ہے۔ کھجور۔ انار
سُرنی۔ گیہوں وغیرہ گہ میں ہوتا سب کچھ ہے۔ مگر کھجور اور انار
کے موقعوں کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ اور ہمیشہ روخت کے
کام آتے ہیں۔ کافی اور پائپ کا عام رواج ہے۔ بعض لوگ حقہ بھی
استعمال کرتے ہیں۔

کاشتکاروں کے مکان عموماً پکی ایشوں کے چوتے ہیں۔ جنہیں
دو یا تین کمرے ہوتے ہیں۔ ایک کمرے میں بڑا بھٹی بنو ہوتا ہے۔
جس کے اوپر چار سے میں غریب لوگ گنڈاں کرتے ہیں۔ چوبیس کھجور
کے پتوں کا ہوتا ہے۔

ایک یا دو چٹائی۔ مٹی کے چند برتن۔ اور ایک چکی۔ مصری
کاشتکار کی کل کثرت ہے۔ بعض مواضع میں ایک سو کثرت سے ہے۔
ہوئے ہیں۔

دیہات میں بہت کم پنشن سکانات ہیں۔ البتہ شہر میں خوب
اعظم نشان عمارتیں نکلتی ہیں۔ میز کرسی کا مولد اور پائپ
فرش اور گاؤں تک یہ فریج کی خاص چیزیں ہیں۔
اہل مصر بہت سویرے اٹھتے ہیں اور فریضہ صبح کرنے کے بعد

چاہا یا کافی پہنچے ہیں۔

کاشتکاروں کا خاص کام اپنے کھیتوں میں پانی دینے کا ہے جس کو سیر وستان کے بعض حصص کی طرح وہ بہت کی مدد سے انجام دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ نہروں سے بھی آبپاشی کرتے ہیں۔
 مصر کی زیادہ تر آبادی اہل اسلام کی ہے۔ جو پہلے سے طوبہ شرع کے پابند ہیں۔ انکی قدیم مصریوں کی اولاد سے بھی چند عیسائی باقی ہیں جو پانی کے پائے پر عیسائی ہوئے تھے۔ لوگ دکاپٹہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جس کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ ان کی موجودہ تعداد تین لاکھ کے قریب ہے۔ جو عموماً سناری کرتے ہیں۔ اور بعض کلر کی بھی۔

دسواں باب

مصر کی چند قدیم تاریخی جگہاں

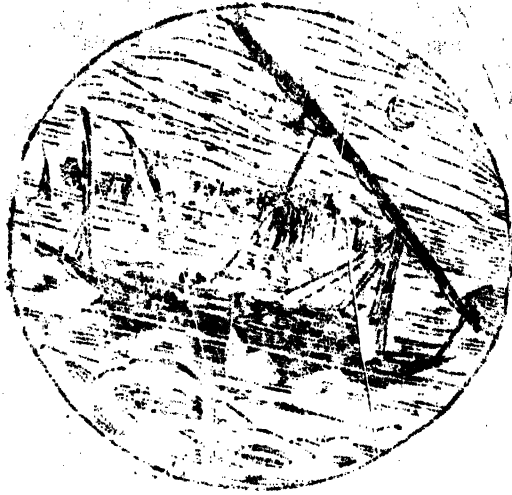
اسکندریہ مصر کا پہلا شہر ہے۔ جس کی بنیاد ۳۳۲ سال قبل مسیح اسکندر اعظم کے ہاتھ سے پڑی تھی۔ اس کے پاس پہلے ایک جزیرہ تھا جہاں حضرت جیسط سے تین سو سال پہلے افلاطون نے ایک "ڈیٹ ہاؤس" تعمیر کیا تھا۔ اس جزیرے کا نام فارس تھا۔ جس کے معنی ہو ڈانٹ ہاؤس تھے ہو گئے۔ یہاں کا کتب خانہ بڑا مشہور و معروف تھا۔ جس میں کتابوں کی تعداد ۷۰ لاکھ کے قریب تھی۔ بعض مخالفین کا عقار ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو بالکل خاکستہ کر دیا۔ مگر یہ سراسر جھوٹان ہے۔ کیونکہ اسی وقت کے آثار اس کو بے بنیاد ثابت کرتے ہیں۔

تھامز کے پانی شخت قرار پائے۔ کیپ آف گڈ ہوپ ہو کر ہندوستان آنے کے راستہ کی دریا نقول نے اسکندریہ کی پر بادہی

اور تھائی مٹی شمع کر دی۔ عطلہ میں جب عربوں کا اس پر نہ تھا
 ہوا۔ سو ات اس کی پہلی غفلت اور شوکت باہل ناؤ ہو چکی تھی۔
 لیکن عطلہ میں مٹی نے محمد بن کھدو کر اس کو دیا ہے یہ
 ماب جس سے یہ بہار رونق پر آ گیا۔

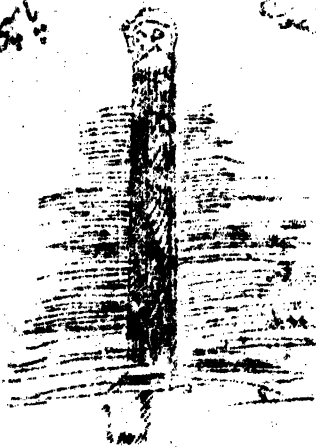


میرا سہیلی



(اس مقلی الشجر جو دریا کے نیلے میں چلتی رہتا ہے)

پانی



یہ درخت دریا کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے۔
 فیضانِ عرشِ باریک ہے یہاں
 پہلی تار کی چیزوں میں
 کشتی کے ایک ایک سینہ
 سے جڑے ہوئے ہیں
 دریا کی بلندی کی یاد
 میں آتا ہے کیا تھا جواب
 ستونِ پانی سے نام
 سے مشہور ہے
 دریا کی مشہور فکر
 پڑھو پڑھو دریا کی اسرار

سے دو ستون اسکندر میں لائی تھی۔ چن میں یہ جگہ نشان میں
اور ایک نیا رنگ، جس کی تعلیم میں کے پاس جگہ ایک گھوڑا ہوا تھا
ہاؤس بنایا گیا ہے۔ جس کی تعلیم میں گھوڑا بناتی ہے۔ اس کی وجہ
آبادی ڈھائی لاکھ کے قریب ہے۔

بند۔ بند۔ یہ بند بحرِ روم اور جھیل ہندوستان کے درمیان آگیا
سے یک سو دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس بند کی بنیاد
باعث سید پاشا کے عہد میں ہوئی۔ جس کی یادگار میں اس کا نام
بھی بند سید رکھا گیا۔

واسطیہ تالی نے بحرِ اہمر اور بحرِ روم کے درمیان ایک نہر کھدائی
تھی جو کچھ مدت کے بعد بند ہو گئی۔ لیکن دارا اول شاہ ایران نے اس
بند کو دوبارہ کھدایا۔ جس میں پولیس نے ایک خاص انجینئر مقرر کیا کہ وہ
آپنی بڑی نہر کی پائش کرے کہ جس میں تیر ہزار آسانی کیساتھ گذر سکے
لیکن اس نہر میں سے نہر بحرِ روم سے ملنے لگا ہے
یہ خیال رکھ دیا گیا۔ مگر کھدائی میں یہ بات غلط ہوئی کہ نہر
میں پانی نہ آتا۔ فرانسیزی انجینئر نے نہر کے اسکان پر غور کرتے ہوئے
نہر میں اس نے سید پاشا کے حکم اس نہر کے متعلق
اپنی تجویز کا اظہار کیا۔ جس کی مدد سے وہ نہر میں اس کا کام
کمال کپنی نے شروع کیا۔

اہل انگلستان نے کسپس سے اس نہر میں بہت سی خدمت
کی۔ مگر وہ اپنی بات پر قائم رہا۔ اس نہر کو چھوٹے چھوٹے
جہاز کی آمد و رفت کے قابل نہر تیار ہوئی۔ اس نہر نے
کھدائی میں تیس ہزار فرانسیسی انجینئر اسٹریٹ نے اس نہر میں
تیار کر دیا تھا۔ اس نہر میں گھوڑے کے قریب آگ آگ جیسے
سے آگ لگ رہی تھی۔ اس نہر نے اپنے حصہ کے ساتھ ساتھ
کی۔ اس نہر کا طول ایک میل ہے۔ آگ لگنے کے ساتھ ساتھ اس نہر میں

درعین کرنے کی ضرورت چوٹی پر چنانچہ بہندہ سیدہ اہد تلخ جھیلوں
کے درمیان ۲۸ فٹ گہری اور ۱۴۰ فٹ چوڑی ہے۔ اہد تلخ جھیلوں
سے سویر تک ۱۱۳ فٹ چوڑی۔

بہندہ سیدہ پر جہانزیں کو کوئلہ دیا جاتا ہے۔ نہر کے دہان پر
ایک عہدہ ٹانٹ ہاؤس ہے۔ جس پر بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔
نہر اتنی وسیع نہیں ہے کہ دو سٹیئر پہلو بہ پہلو جاسکیں
اس لئے ہر دو سٹیئر کے تیسیرے میل پر تھپے کا بند دہست کیا گیا
ہے۔ تاکہ آمد و رفت میں قوت نہ ہو۔ پہلے اسٹیئر صرف دن ہی دن
میں چلتے تھے لیکن غشتہ سے بجلی کی روشنی کی بدولت اب رات کو
بھی آمد و رفت ہو گئی ہے۔ اندر اسطرح ۶۴ کھٹے کی مسافت اب
۶۴ کھٹے کی رہ گئی ہے۔

قاہرہ :- مصر کا وجود پایہ تخت اسکندریہ سے بلو بریل
۱۲ میل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سلطانہ میں مصر فتح کرنے کے
بعد پایہ تخت کی بنیاد یہیں ڈال تھی۔ جس کے بعد اس میں تین مرتبہ
تغیر و تبدل ہوا۔ سلطان صالح الدین نے اپنے دستان حکومت میں
شہر بنیاد تعمیر کیا۔ اور دیواروں کو اتنا وسیع کیا کہ موجودہ قائم انہیں
کے اندر ہی آ گیا۔ اس زمانہ میں دیباے نیل شہر کی۔ مغربی دیوار کی جانب
بہتا تھا۔ مگر قیرحوں صدی سے اسے رخ بدل گیا۔ اور اب پہلے مقام
سے ایک میل کے فاصلہ پر بہتا ہے۔

شہر کے دو حصہ ہیں۔ قاہرہ قدیم۔ اور قاہرہ جدید۔ قاہرہ قدیم
کی گلیاں بہت تنگ ہیں۔ اور ایک چیز کی دوکانیں ایک ہی لائن
میں ہوتی ہیں۔

شہر کے اس حصہ میں جاہی سبزیں بھی ہیں۔ اور کھیتوں
بھی۔ قاہرہ میں جھیل کی تعداد ۱۰۰ کے قریب ہے۔ مسلمان
میں کہ بہر شہر بنیاد کے پاس ہے۔ جو اند باہر دونوں جانب

سب خوب رہتے تھے۔ شام کے آٹھ بجے کے گزر چکا تھا اور رات نہیں
 آئی ہوئے تھے۔ میں حیران رہ گیا۔ مطلقاً انام لکھا ہوا ہے۔



فصل کے درجہ اول

قاہرہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر مصر کا سب سے قدیمی شہر ہیلیوپولس
 ہے۔ جس کو اہل مصر "آن" کہتے ہیں۔ اس میں اب سولہ
 ایک سٹون کے اور کوئی چیز باقی نہیں۔ نہ کالجوں کا پتہ ہے۔ نہ عمارتوں
 کی کاٹھنڈیا ہے۔

احرام مصری و احرام مصری وہ اصل بادشاہوں کی قبریں
 ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ہے۔ اور یہ قاہرہ سے تھوڑی دور
 ہوتی مقام پر ہیں۔ جہاں کسی زمانہ میں شہر بیٹس آباد تھا۔ سب میں
 بڑے تین سٹون جیزہ میں دیا۔ نیل کے مغربی جانب قاہرہ سے
 دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جو جو تھے خاندان کے تین جلیل القدر
 بادشاہوں توف۔ قفر۔ اور شتار کی تربوں کا پتہ دیتے ہیں۔ سب
 میں بڑے سٹون کی بنیاد ہر طرف سے ۴۴ فٹ ہے۔ جو
 گیارہ ایکڑ گہرے ہوئے ہے۔ اس کی بلندی پہلے ۴۴ فٹ تھی
 مگر اب ۴۴ فٹ رہ گئی ہے۔ اس میں در سے پانچ فٹ تک
 بلندی ۲۰۰ سیڑھیاں ایک ایک فٹ چوڑی ہیں۔ "ہیروگلیف" کہتے
 ہیں کہ اس کی تعمیر پر اتنے موزوں اور کاریگر تھے کہ ان کے لئے طر
 سوں مصالحہ پر سولہ ہزار آدم صرف ہو گئے تھے ساس سٹون کی
 چوٹی پر ۲۱ فٹ مربع ایک چبوترہ ہے۔

دوسرے سٹون کی بنیاد ۶۰ فٹ ہے اور بلندی ۴۴
 فٹ۔ اسی طرح ۲۵۲ اور ۲۰۳ فٹ تعمیر کے سٹون کی بنیاد اور
 بلندی ظاہر کرتے ہیں۔

آسفٹس۔ یہ ۶۰ فٹ بلند چٹان میں تڑشا ہوا ایک بت
 ہے۔ جو بڑے سٹون کے پاس واقع ہے۔ اس کا نصف جسم
 سینہ تک انسان کا سا ہے۔ اور باقی نصف شیر کا۔ جس سے باطن
 پرست لوگ زائچہ اور اتفاق کا پس جہاں کرتے تھے۔ عطا
 میں بہت شے ہیں مثلاً رب گیا تھا۔ کہ سولہ گروں

اور سر کے کچے نہیں دکھائی دیتا تھا۔ مگر اب صفائی کر دی گئی ہے۔
 جس نے پورا بت نمایاں کر دیا۔ اس کا منہ دھبائے نیل کی جانب ہے۔
 ہند پاؤں نہایت تھمرانہ انداز سے پھیلے ہوئے ہیں۔ چہرہ حبشیوں
 سے ملتا جلتا ہے۔ جس کو عربوں کے نیزوں سے سخت ہر پرانہ
 ہے۔ وارنھی کے کچے نشان باقی ہیں۔ اہ رخساروں پر کچے ٹھنڈی
 لٹی ہے۔ اس بت کا طول مہا فیٹ ہے۔ اور بلندی پیروں
 کی مدیانی زمین سے سترک ۷۰ فیٹ ہے۔ اس کے علاوہ ہندوں
 کا طول ۵۰-۵۰ فیٹ ہے۔ جن کے مدیانی ایک تریاں نگاہ بھی
 اس کی بدستش کا پتہ سلطنت رونا کے وقت تک چلتا ہے۔ ایسی
 اعظم دل و جان سے اس کی پوجا کرتا تھا۔

میفس :- سر کا پہلا دارالسلطنت قاہرہ سے ۷۰ میل بلند
 ہے۔ احرام جیزہ اس کے قبرستان کا کچھ پتہ بتاتے ہیں۔ اس کی
 پائینس کے زمانہ میں ہوئی۔ جہاں کے پہلے خاندان کا پہلا فرمان
 تھا۔ چھٹے خاندان میں مہر کی رون کم ہونے لگی۔ مگر سفاحان
 سیٹی نے پھر اسکی عظمت ولسی ہی کر دی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ
 یہاں کے ریگستان میں ایک اسفنگس کا سر دکھائی دیا۔ جب یہ فٹ
 گہری بیت کھودی گئی۔ تو اس میں ۱۴۱۱۔ اسفنگس نکلتے۔ جو ایک
 دوسرے کے پیروں سے شروع ہوتے تھے۔ وہ آپس کو مندر
 جس کے راستہ میں وہ بنائے گئے تھے۔ بالکل منہمک ہو گیا ہے
 صرف چند قبریں باقی ہیں۔

میفس کے قریب ہی اہرام سکلا ہیں۔ جو ایک قبرستان
 میں واقع ہیں۔

تھیمیز کا قہرہ کے جنوب میں سارے چار سو میل
 کے فاصلہ پر ہے۔ اور دارالسلطنت کے شمار میں اس کا دوسرا
 شہر ہے۔ سلطنت رونا کے بارہ سو میل پہلے اس کی نیلا پٹی۔ اور

ہندو صابیوں نے اس کی غلط فہمی دے دی تھی کہ اس کا نام شہر ہے۔
 لیکن شاعر ہوتے اس کو ہندو دروازہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔
 پھر غالباً ان میں سے دروازوں سے مراد ہے کیونکہ شہر میں
 کوئی شاہ وغیرہ نہیں ہے۔

ہیں۔ جو سناؤ تعلیم کی بنیاد پر اس کے لئے ایک نیا راستہ بنایا گیا ہے۔

[illegible]

آکھیں کہ اس کا چہرہ تو کبھی نہ دیکھا ہے۔
 اس شخص کا نام وہ جبریل کا مشہور شاگرد ہے جس کی
 جیسی صفت یہ ہے کہ یہ ایک ایسے شخص کا کثیر قسط
 انسانوں کی ہے جن کے چہرہ ہے۔

ہو مہربان رہ جبر کو ایسبیل بھی کہتے ہیں۔ نوبیا کے جبر
میں ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ میل کے متعلق جبر
تجربی پر ہے کہ چٹانیں سس کر بنائی گئی ہیں۔ یہ سسے ہوئے
مندرجہ ذیل کے نام کی چٹان میں تراشا گیا ہے۔ جبر ۳۲
۳۲ فیٹ بلز بہت لمبیز کے اور دو بہت اس کی بیوی کے
تصویر ہے۔

جس کے منہ کا طول ۱۰ انچ اور باندی ۳۰ فٹ ہے
جس کے منہ پر آٹھ آنہ فٹ لگے ہوتے ہیں جس کے
دائیں جانب لیسٹر کے بت پڑا کرتے ہیں
جس کے منہ پر آٹھ آنہ فٹ لگے ہوتے ہیں جس کے
دائیں جانب لیسٹر کے بت پڑا کرتے ہیں

کا حاتمہ کر دیجے طے دو بت راسبیرنگہ کھڑے ہیں۔ یعنی لڑکی
 کا ٹیٹ ہے۔ پھر رنگ آئینہ اور آئینہ سے غصہ کیا کہ دیکھنے والا
 عین عین کر جائے۔

یہ مندر ۱۰ فیٹ کی گہرائی میں ہے۔ اس کا پچاس سال
 فیٹ طویل اور ۵۵ فیٹ غریب ہے۔ وہاں پر اس کے آئینے لہریں
 اور رنگ آئینہ کے تل رکھنے کو جگہ نہیں۔ جبے ہاں میں ۲۰-۱۰
 فیٹ بلند آسیریں کے آٹھ بت شتوں سے تکیہ لگائے کھڑے
 ہیں۔ گریٹ کا دھڑا اٹھا چھٹا ہے۔ کہ بہت حقیق روشنی بند جا
 سکتی ہے۔

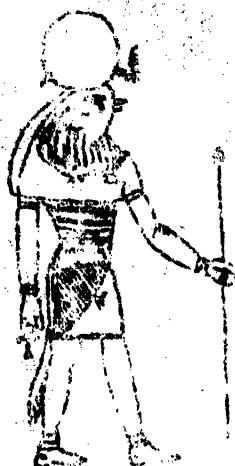
مصری دیوتاؤں کی تصویر



تھوتہ (ہنر)



تھوتہ (ہنر)



أوزير

أنوبيس

طہلکین



محترم خان صاحب ڈیڑھ سٹوڈنٹ ساکن جروانی مقیم رہنما

ع

مسنوں تیرے نام سے میری کتاب ہو

عالمکشی

اختار وطین

خبر: بی بی ایمان

یہ تمام اشیاء سی انراض و مقاصد کے علاوہ سلامتی
مطلوباتی۔ تمدنی۔ ملکی۔ قومی۔ تجارتی۔ نذر اغنی قیامی
اور صنعتی مصلحتوں پر بحث کرنے والا ہندوستان
کا واحد اردو اخبار جو ہر شمارے کے دن دفتر میں رسید
پہنچتی رہتی ہے۔ (بازار لاہور سے شائع ہوتا ہے)۔

شمشیر (فیمین) اور دیگر داران سے ملنے والے سالانہ سے شمشیری داران
 ریاست سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے
 شمشیری داران سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے
 سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے ملنے والے سالانہ سے
 الملشیر

